

مسیح میں نئی زندگی: طافتور مسیحی زندگی گزارنے کی بنیادیں۔

سیشن دس

ہمارے کلاس، نئی زندگی مسیح میں، طافتور مسیحی زندگی کے بنیادی اصول، کے سیشن 10 میں خوش آمدید۔ ہم کلاس کے اس حصے میں ہیں جو نجات اور نجات دہندہ کی ضرورت کے بارے میں ہے۔ اب تک اس حصے میں، ہم نے انسان کے زوال اور گناہ اور گناہ کی فطرت کے انسان کی دنیا میں داخلے پر غور کیا ہے۔ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ شیطان اور نہیں خدا دنیا کا اختیار رکھتا ہے اور ہمارے خداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح کا ایک عظیم کام یہ ہے کہ وہ اس دنیا کا اختیار خدا اور خود کے حوالے کرے گا۔

اس سیشن میں، ہم نجات اور نجات دہندہ کی ضرورت کے بارے میں ایک اور بہت اہم موضوع پر غور کریں گے جو مردوں کے مقام اور موت کی فطرت سے متعلق ہے۔

میں آپ کو واپس پیدائش باب 3 کی طرف لے جانا چاہتا ہوں۔ براہ کرم اپنی بائبل کھولیں اور پیدائش باب 3 کی طرف رجوع کریں۔ ہم اس عظیم اور خوفناک جھوٹ کو دیکھیں گے جو شیطان نے "آیت 4 میں حواسے کہاجب وہ اس سے کہتا ہے، "تم یقیناً نہیں مسروگی۔

پیدائش 3:4

تم یقیناً نہیں مسروگی، "سانپ نے عورت سے کہا۔"

یہ سمجھنا اہم ہے کہ یہ جھوٹ آج بھی زندہ اور موجود ہے اور دنیا بھر کے زیادہ تر مسیحی اس پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ سمجھنا کیوں اتنا اہم ہے کہ یہ ایک جھوٹ ہے؟ کیونکہ پیدائش 2 میں خدا نے کہا، "تم یقیناً مسرو گے۔" اس نے یہ کیوں کہا؟ کیا اس لیے کہ وہ چاہتا تھا کہ وہ مسریں؟ کیا اس لیے کہ وہ انسان سے، جسے اس نے اپنی شراکت کے لیے بنایا تھا، الگ ہونا چاہتا تھا؟ بالکل نہیں

بات یہ ہے کہ موت خدا سے جدائی ہے۔ یہ ایک خوفناک چیز ہے۔ یہ حثالی ہے۔ وہاں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یہ خدا کی تمام برکتوں سے الگ ہے جو وہ ہمیں دینا چاہتا ہے۔ یہ زندگی کی مکمل غنیر موجودگی ہے۔ اور پھر بھی شیطان نے یہ جھوٹ پیش کیا: "تم یقیناً نہیں مرو گی۔" اور آج، زیادہ تر مسیحی یقین رکھتے ہیں کہ جیسے ہی آپ مرتے ہیں، آپ فوراً کسی دوسرے عالم میں نئی زندگی میں داخل ہو جاتے ہیں۔ کہ کوئی جدائی نہیں ہے اور آپ واقعی مرتے نہیں، آپ بس تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اس جھوٹ نے الجھن اور مایوسی کو جنم دیا ہے۔

میں آپ کے ساتھ چند بہت المناک باتیں شیئر کرنا چاہتا ہوں جو میں نے حال ہی میں سنیں جو اس الجھن کے اثرات کو ظاہر کرتی ہیں کہ موت کے بارے میں غلط فہمی ہمیں کیا کرتی ہے۔ یہ ہماری زندگی کی خواہش کو کمزور کرتی ہے اور خدا سے جدائی کے خیال کو کم کرتی ہے۔

میں نے ایک بہت المناک کہانی سنی، اور یہ سچ ہے، فنلورڈا میں ایک خاندان کے بارے میں جو ایک پیچیدہ اور مشکل طلاق سے گزر رہا تھا۔ مقدمے کے دوران ایک موقع پر، باپ نے اپنی خوبصورت چھوٹی بیٹی کی طرف دیکھا اور اس سے کہا، "کیا تم ابو (پاپا) کے ساتھ جنت میں ہونا چاہتی ہو؟" اور اس نے کہا، "ہاں، ضرور۔" تو اس نے ایک بسدوق نکالی اور اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا، پھر بسدوق اپنی طرف موڑ کر خود کو ہلاک کر لیا۔ جانتے ہیں، یہ اس جھوٹ پر یقین رکھنے سے آتا ہے کہ ہم یقیناً نہیں مریں گے اور یہ کہ مرنے کے فوراً بعد ہم جنت میں خدا کے ساتھ ایک عظیم، شاندار زندگی کا لطف اٹھائیں گے جو یقیناً یہاں کی زندگی سے بہتر ہوگی۔

ایک اور بات جو میں نے خبروں میں سنی وہ چھ سے بارہ سال کی عمر کے درمیان چھوٹی لڑکیوں کے اغوا اور غائب ہونے کی ایک المناک اور پراسرار سیریز سے متعلق ہے۔ ان لڑکیوں کو اغوا کیا گیا تھا۔ یہ حبرم ابھی تک حل نہیں ہوا، لیکن ایک شخص بار بار سامنے آتا ہے جو لڑکیوں کے غائب ہونے کے بعد ان کے خاندانوں سے رابطہ کرتا ہے اور ان کے لیے ایک گانا بجاتا ہے کہ یسوع چھوٹے بچوں کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہے۔ یہ ایک خوفناک، خوفناک صورت حال ہے، اور یہ اس جھوٹ پر یقین رکھنے سے آتی ہے: "تم یقیناً نہیں مرو گی۔"

تو ہم کچھ آیات کی طرف جائیں گے جو واضح کریں گی کہ خدا موت کے بارے میں کیا کہتا ہے، موت کیسی ہے، اور لوگ مرنے کے بعد کیا کرتے ہیں۔ اپنی بائبل میں 1 کرنتھیوں، باب 15 کی طرف رجوع کریں۔ یہ ایک آیت ہے جو ہم نے پچھلے حصے میں پڑھی تھی، لیکن یہ اتنی اہم ہے کہ ہمیں اسے دوبارہ پڑھنا ہوگا۔

1 کرنتھیوں 15:26

آخری دشمن جو تباہ کیا جائے گا وہ موت ہے۔

خدا اس حقیقت کے بارے میں بہت واضح ہے کہ موت ایک دشمن ہے۔ یہ فوراً بہتر جگہ پر جانے کا ذریعہ نہیں ہے۔

اگلا، ہم زبور 49 پر غور کریں گے۔ یہ جانتے ہوئے کہ موت ایک دشمن ہے، ہم کچھ دیگر آیات دیکھیں گے جہاں خدا موت کی وضاحت کرتا ہے کہ وہ کیا ہے اور کیا نہیں ہے۔ اور، آپ جانتے ہیں، کلام خدا میں بہت ساری آیات ہیں جو موت کے بارے میں بات کرتی ہیں اور یہ سچائی ظاہر کرتی ہیں کہ مرنے والے لوگ کہیں اور زندہ نہیں ہوتے، وہ واقعی مرنے کے ہوتے ہیں۔ اور بہت سے لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں، نہ صرف ہم جو روح اور سچائی کی شراکت عالمی میں ہیں۔

روح اور سچائی کے پاس اس موضوع پر بہترین مواد موجود ہے۔ ان میں سے ایک نئی شائع شدہ کتاب ہے، "مسیحی کی امید، جان کی سنگر" از جان شوہنہائیٹ۔ اس کتاب کے ایک باب میں، جان بہت تفصیل اور دستاویزات کے ساتھ مختلف تنظیموں اور جگہوں کے بارے میں بتاتا ہے جہاں آپ اس موضوع کو مزید سمجھنے کے لیے جاسکتے ہیں۔

ہم اس بات کے لیے حساس ہیں کہ آپ میں سے کچھ نے اپنی ساری زندگی اس کے بارے میں بہت مختلف عقیدہ رکھا ہوگا، اور اگر آپ نے اپنے پیاروں کو کھویا ہے، تو یہ ایک بہت، بہت اہم موضوع بن جاتا ہے۔ تو، ہم صرف چند آیات دیکھیں گے، حالانکہ اس سے کہیں زیادہ ہیں۔

زبور 12:49

انسان، اپنی دولت کے باوجود، قائم نہیں رہتا؛ وہ جانوروں کی مانند ہلاک ہو جاتا ہے۔

لوگ جانوروں کی طرح ہلاک ہو جائیں گے۔

زبور 14:49

وہ بھیڑوں کی مانند ہیں اور مرنے کے لیے مقدر ہیں؛ موت ان کا چرواہا ہوگا (لیکن نیک صبح کے وقت ان پر غالب آئیں گے)۔ ان کی شکلیں قبر میں گل جائیں گی، ان کے شاہی محلات سے دور۔

ہم موت میں ہلاک ہو جائیں گے، اور ہم قبر کے لیے مقدر ہیں۔ آپ جانتے ہیں، یہ سمجھنا اہم ہے کہ یہاں آیت 12 میں، یہ جانوروں کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ لوگ ان جانوروں کی مانند ہیں جو ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور مجھے جان اور روح کے بارے میں ایک وضاحت کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے اسے پچھلے سیشن میں کچھ حد تک دیکھا تھا، لیکن میں اس نکتے کو دوبارہ دیکھنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ اتنا اہم ہے۔

براہ کرم پیدائش باب 1 کی طرف رجوع کریں۔ ہم کلام خدا سے بہت واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ انسان اور جانور دونوں کے پاس جان ہے۔

پیدائش 1:21

تو خدا نے سمندر کی بڑی مخلوقات اور ہر اس جاندار چیز کو بنایا جو پانی میں بہتا ہے اور اس میں ادھر ادھر حرکت کرتی ہے، ان کی قسموں کے مطابق، اور ہر پروں والا پرندہ اس کی قسم کے مطابق۔ اور خدا نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔

تو خدا نے بڑی مخلوقات بنائیں، اور وہ لفظ مخلوقات عبرانی لفظ حبان کے لیے ہے۔ اسی طرح، پیداؤں 2:19 میں ہم وہی چیز دیکھتے ہیں۔

### پیداؤں 2:19

اب خداوند خدا نے زمین سے تمام جنگلی جانوروں اور آسمان کے تمام پرندوں کو بنایا تھا۔ وہ انہیں انسان کے پاس لایا تاکہ دیکھے کہ وہ ان کا کیا نام رکھتا ہے؛ اور جو بھی انسان نے ہر جاندار مخلوق کا نام رکھا، وہی اس کا نام تھا۔

اس نے انہیں انسان کے پاس لایا اور انسان نے ہر جاندار مخلوق۔ ہر جاندار حبان کا جو نام رکھا، وہی اس کا نام تھا۔ تو، کلام خدا میں، خدا جانوروں کے پاس حبان ہونے کا حوالہ دیتا ہے اور انسان کے پاس حبان ہونے کا حوالہ دیتا ہے۔ حبان صرف زندگی کی قوت ہے۔ جب آپ مرتے ہیں، وہ مرتا جاتا ہے۔

تو پھر، آپ اپنے آپ سے یہ سوال پوچھ رہے ہوں گے، "پھر ہمیں یہ خیال کہاں سے ملا کہ حبان لافانی ہے، حبان کی لافانیت؟" اور یہ ایک اچھا سوال ہے، لیکن اس کا ایک سادہ جواب ہے۔ آپ حبان نہیں، اگر آپ سینکڑوں سال پیچھے وقت میں حبانیں اور ایک عبرانی شخص سے پوچھیں، "مرے ہوئے کہاں ہیں؟" تو ان کا جواب آپ کو ہوگا، "وہ اس جگہ پر ہیں جسے ہم قبرستان کہتے ہیں۔"

مرے ہوئے لوگوں کی رہائش کی جگہ عبرانی لفظ شیول ہے، اور اس کا مطلب صرف قبرستان تھا۔ پھر اگر آپ سینکڑوں سال آگے وقت میں حبانیں اور ایک یونانی شخص سے پوچھیں، "مرے ہوئے کہاں ہیں؟" تو وہ کہیں گے، "وہ زیر زمین دنیا میں ہیں، ایک جگہ جسے ہم ہیڈیز کہتے ہیں، اور وہ وہاں زندہ ہیں۔ وہ ایک بعد از

مرگ زندگی میں داخل ہو چکے ہیں، اور وہ زندہ ہیں۔ "تو آپ کے پاس دو بالکل مختلف ثقافتیں ہیں جن کے مرے ہوئے لوگوں کے بارے میں بالکل مختلف خیالات ہیں۔

جب عبرانی کلام خدا کو یونانی زبان میں ترجمہ کیا گیا، تو یونانی زبان میں کوئی اچھا لفظ نہیں تھا جو عبرانی لفظ "قبرستان" سے مطابقت رکھتا ہو کیونکہ ان کا عقیدتی نظام بالکل مختلف تھا۔ تو، ترجمہ کرتے وقت، ترجمہ کاروں کو کچھ منتخب کرنا پڑا، اور انہوں نے ہیڈیز کا انتخاب کیا۔ اور اس سے لافانی حبان کا خیال جنم لیا جس پر ہم غلطی سے جکڑ گئے ہیں۔ لیکن کلام خدا کی سچائی یہ ہے کہ جب آپ مرتے ہیں، حبان مہربانی ہے، بالکل اسی طرح جیسے حبان نور ہلاک ہو جاتے ہیں۔

آئیے زبور 6 کی طرف جائیں۔ یہ ایک اتنا عظیم ہے۔

زبور 5:6

مرے ہوؤں میں کوئی تیسرا نام نہیں پکارتا۔ قبر سے کون تیسری حمد کرتا ہے؟

کوئی مہرا ہوا شخص تجھے یاد نہیں رکھتا۔ قبر سے کون تیسری حمد کرتا ہے؟ موت میں کوئی یادداشت نہیں ہوتی اور یقیناً کوئی حمد نہیں ہوتی۔

براہ کرم زبور 115 کی طرف رجوع کریں۔

زبور 115:17

وہ مرے ہوئے نہیں جو خداوند کی حمد کرتے ہیں، وہ جو حنا موشی کی جگہ کو جاتے ہیں۔

تو وہاں کوئی یادداشت اور کوئی حمد قبرستان یا موت میں نہیں ہے۔

اور زبور 146، یہ ایک اور ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا، اس کلاس میں ہمارے پاس وقت نہیں ہے کہ ہم بہت ساری دیگر آیات پر جائیں، لیکن یہ ایک عظیم ہے۔ نیو انٹرنیشنل ورژن میں یہ ہے

زبور 4:146

جب ان کی روح نکل جاتی ہے، وہ زمین کو لوٹ جاتے ہیں؛ اسی دن ان کے منصوبے ختم ہو جاتے ہیں۔

اسی دن ان کے منصوبے ختم ہو جاتے ہیں۔ کنگ جیمز ورژن نیو انٹرنیشنل ورژن سے بھی زیادہ واضح ہے۔

زبور 4:146 کنگ جیمز ورژن

اس کا انس نکل جاتا ہے، وہ اپنی زمین کو لوٹ جاتا ہے؛ اسی دن اس کے خیالات ہلاک ہو جاتے ہیں۔

تو یہ کوئی گنجائش نہیں چھوڑتا کہ آپ کہہ سکیں، "ٹھیک ہے، وہ منصوبہ بندی تو نہیں کر رہے لیکن وہ دوسری چیزیں کر رہے ہوں گے۔" نہیں، وہ منصوبہ بندی نہیں کر رہے۔ وہ سوچ بھی نہیں رہے۔ موت میں کچھ بھی نہیں ہو رہا۔ اور یہ واعظ، باب 9 میں اور بھی خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے۔ زبور، امثال، واعظ۔ یہ ایسی عظیم آیات ہیں جو موت میں بالکل کیا ہوتا ہے اس کی وضاحت، سادگی، اور وضوح کرتی ہیں۔

واعظ 4:9-5

جو کوئی زندوں میں ہے اسے امید ہے۔ ایک زندہ کتا سردہ شیر سے بہتر ہے! کیونکہ زندہ جاننے ہیں کہ وہ سر جانیں گے، لیکن سرے ہوئے کچھ نہیں جانتے؛ ان کے لیے مزید کوئی احسن نہیں اور ان کا نام بھی بھلا دیا جاتا ہے۔

یہاں تک کہ ان کی یادداشت بھلا دی جاتی ہے۔ انہیں کسی چیز کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ اب اسے بھی دیکھیں۔

واعظ 9:6

ان کی محبت، ان کی نصرت اور ان کی حد کب سے غائب ہو چکی ہیں؛ وہ کبھی دوبارہ اس میں حصہ نہیں لیں گے جو سورج کے نیچے ہوتا ہے۔

کیا وہ سورج کے نیچے ہونے والی کسی چیز میں حصہ لیں گے؟

واعظ 9:7

جا، اپنا کھانا خوشی سے کھا، اور اپنی شراب خوش دلی سے پی، کیونکہ خدا نے پہلے ہی تیری کردہ چیزوں کو منظور کر لیا ہے۔

اور آیت 10 پر جانیں۔ یہ عظیم ہے۔

واعظ 9:10

جو کچھ تیسرا ہاتھ کرنے کو پائے، اسے اپنی ساری طاقت سے کر، کیونکہ مرنے والوں کی جگہ جہاں تو حبار ہا ہے، وہاں نہ کام ہے، نہ منصوبہ بندی، نہ علم، نہ حکمت۔

جو کچھ تیسرا ہاتھ کرنے کو پائے، اسے اپنی ساری طاقت سے کر۔ کیوں؟ کیونکہ قبر میں جہاں تو حبار ہا ہے، وہاں نہ کام ہے، نہ منصوبہ بندی، نہ علم، نہ حکمت۔ تو موت میں کیا ہوتا ہے؟ قبر میں کیا ہوتا ہے؟ بالکل کچھ بھی نہیں۔ وہاں نہ حمد ہے، نہ خیالات، نہ منصوبہ بندی، نہ علم، نہ حکمت، نہ محبت، نہ نفرت، نہ حد۔ جب تیسری حبابی زندگی ختم ہو جاتی ہے، سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔ یہی ہے جو کلام خدا موت کے بارے میں کہتا ہے۔

اب میں کچھ ایسی آیات دیکھنا چاہتا ہوں جو سرے ہوؤں کے مقام کے بارے میں بات کرتی ہیں، یا کم از کم وہ کہاں نہیں ہیں۔ اپنی بائبل کے شروع کی طرف، زبور سے پہلے، ایوب کی طرف رجوع کریں، اور ہم باب 14 دیکھیں گے۔

ایوب 14:12

تو وہ لیٹ جاتا ہے اور اٹھتا نہیں؛ جب تک آسمان باقی ہیں، لوگ نہ جاگیں گے اور نہ اپنی نیند سے بیدار ہوں گے۔

مرے ہوئے اپنی نیند سے بیدار نہیں ہوتے۔ وہ فوراً دوسری زندگی میں نہیں چھلانگ لگاتے۔ اور اس آیت میں ایک عظیم بیان کا انداز شامل ہے، "جب تک آسمان باقی ہیں۔" یہ زور دینے کے لیے مبالغہ آرائی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، خیال یہ ہے کہ ہم سرچکے ہیں اور ہم وہاں ہیں۔ اور اس آیت میں، نکتہ یہ ہے کہ لمبے عرصے تک۔ ہم فوراً اٹھ کر جنت میں نہیں جاتے۔ یہ یوحنا کی انجیل میں اس سے زیادہ واضح نہیں ہو سکتا۔ یوحنا کی انجیل، باب 3 دیکھیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری بائبل کے صفحات پلٹنے کی آواز سن سکتے ہیں جب میں وہاں پہنچنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

یوحنا 3:13

کوئی بھی کبھی جنت میں نہیں گیا سوائے اس کے جو جنت سے آیا۔ ابن آدم۔

یہ اس سے زیادہ واضح نہیں ہو سکتا۔ کوئی بھی کبھی جنت میں نہیں گیا۔ اور آئیے ایک اور کتاب آگے بڑھیں۔ اعمال کی کتاب، باب 2 دیکھیں۔

اعمال 34:2-35

کیونکہ داؤد جنت میں نہیں چڑھا، اور پھر بھی اس نے کہا، "خداوند نے میرے خداوند سے کہا: "میری دائیں طرف بیٹھ جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نہ بنا دوں۔"

کیونکہ داؤد جنت میں نہیں چڑھا، اور پھر بھی اس نے کہا، "اور پھر یہ پرانے عہد نامے سے ایک آیت نقل کرتا ہے۔ داؤد جنت میں نہیں چڑھا۔ وہ وہاں نہیں ہے۔ ہم ایسی آیات پڑھ رہے ہیں جو بتاتی ہیں کہ مرے ہوئے کہاں نہیں ہیں، آپ جانتے ہیں، وہ قبر میں ہیں، وہ ابھی تک اٹھائے نہیں گئے، داؤد وہاں جنت میں نہیں ہے، کوئی بھی وہاں نہیں گیا۔ یہ کافی واضح اردو ہے۔

یہ بیان کے انداز، ترجمے کی غلطیاں، یا مقتل کرنے کی غلطیاں نہیں ہیں۔ یہ صرف خدا اپنی سچائی بیان کر رہا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک حساس موضوع ہو سکتا ہے، اور شاید آپ کے لیے یہ وہ ہے جس میں آپ کو وہی کرنا ہوگا جو ہم نے کلام خدا کو صحیح طریقے سے سنبھالنے کے بارے میں بات کرتے وقت کہا تھا، جہاں آپ کو اپنی روایات کو ایک طرف رکھنا ہوگا اور صبر کرنا ہوگا اور کلام خدا کی سچائی کو آپ سے بات کرنے دینا ہوگا۔

واعظ کی کتاب، باب 3 کی طرف واپس جائیں، صرف ایک منٹ کے لیے۔ یہاں کچھ عظیم آیات ہیں جو اسے اور بھی واضح کریں گی۔ چونکہ ہم نے آپ کو سکھایا کہ انسان جسم، جان، اور روح ہے، آپ کہہ سکتے ہیں، "ٹھیک ہے، میں سمجھتا ہوں۔ جسم تو مٹی میں واپس چلا جاتا ہے، جان سر جاتی ہے، لیکن شاید روح زندہ رہتی ہے۔" اور واعظ 3 کی یہ آیات اسے واضح کرتی ہیں۔ ہم آیت 18 سے پڑھنا شروع کریں گے۔

واعظ 18:3-21

میں نے اپنے دل میں کہا، "انسانوں کے بارے میں، خدا ان کی آزمائش کرتا ہے تاکہ وہ دیکھیں کہ وہ جانوروں کی مانند ہیں۔ یقیناً انسانوں کا مقدر جانوروں کی مانند ہے؛ دونوں کا ایک ہی مقدر ہے: جیسے ایک سرتا ہے، ویسے ہی دوسرا سرتا ہے۔ سب کے پاس ایک ہی سانس ہے؛ انسانوں کو جانوروں پر کوئی برتری نہیں۔ سب کچھ بے معنی ہے۔ سب ایک ہی جگہ جاتے ہیں؛ سب مٹی سے آئے، اور مٹی کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ کون "جانتا ہے کہ انسان کی روح اوپر جاتی ہے اور جانور کی روح زمین کے نیچے جاتی ہے؟"

کیا خوبصورت سوال ہے۔ یہ ایک بیان کے انداز کی مانند ہے۔ یہ اس پر غور کرنے کی مانند ہے۔ لیکن اس کا جواب واعظ، باب 12 میں موجود ہے۔ تو یہ بالکل واضح ہے۔ ہم جانوروں کی مانند ہیں۔ ہمارے پاس جسم اور جان ہے۔ جب ہم مرتے ہیں، جسم مٹی میں واپس چلا جاتا ہے، اور جان ہلاک ہو جاتی ہے۔

اور حقیقت میں روح کے ساتھ کیا ہوتا ہے، یہ واعظ 12:7 میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ واقعی سادہ ہے۔ جیسے مٹی زمین کی طرف لوٹتی ہے، تیری روح اس خدا کی طرف لوٹتی ہے جس نے اسے دیا۔ آپ جانتے ہیں، جب آپ دوبارہ پیدا ہوتے ہیں تو جو روح آپ کو ملتی ہے وہ صرف آپ کی روحانی زندگی کی قوت ہے اسی طرح جیسے آپ کی جان آپ کی جسمانی زندگی کی قوت ہے۔ اور جب روح اس خدا کی طرف لوٹتی ہے جس نے اسے دیا، وہ صرف خدا کی یاد میں واپس چلی جاتی ہے۔ آپ جانتے ہیں، اس سے پہلے کہ آپ دوبارہ پیدا ہوتے، آپ کی روح کہیں چلتی پھرتی، سوچتی، منصوبہ بندی کرتی، یا کچھ کرتی نہیں تھی۔ وہ صرف خدا کے پاس تھی۔ اور جب آپ مرتے ہیں، وہ اسی جگہ واپس چلی جاتی ہے۔ یہ اتنا ہی سادہ ہے۔

ایک اچھا سوال جو سامنے آتا ہے، خاص طور پر اگر آپ نے اپنے پیاروں کو کھویا ہے اور ساری زندگی یہ یقین رکھا کہ وہ پیارے خدا کے ساتھ ہیں (یہ آپ کے لیے مشکل ہو سکتا ہے، اور ہم اسے سمجھتے ہیں، افسوس کے ساتھ)، تو ایک سوال جو واقعی جواب دینا اہم ہے وہ یہ ہے، "اگر مرے ہوئے مردہ ہیں، اور اگر وہ کچھ نہیں کر رہے، اور وہ خدا اور خدا کی برکتوں سے الگ ہیں، اور وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ شراکت نہیں کر سکتے، تو وہ کب کریں گے؟ وہ کب دوبارہ یہ چیزیں حاصل کر سکیں گے؟"

کلام خدا میں اس سوال کے بہت ٹھوس جوابات ہیں۔ اگر آپ براہ کرم 1 تھیسالونیکیوں، باب 4 کی طرف رجوع کریں، ہم ان وقتوں پر غور کریں گے جب مرے ہوئے لوگ مردہ ہونے کی حالت سے اٹھ کر ابدی زندگی یا کسی اور چیز کی حالت میں آتے ہیں۔ ہم دیکھیں گے کہ کلیسیائی خطوط میں سے ایک، تھیسالونیکیوں کی کتاب، مسیحیوں کے لیے موت کے بارے میں کیا سمجھاتی ہے۔ تھیسالونیکیوں کی کتاب خاص طور پر مسیحی کلیسیا کو دہوتاتا ہے جو سرچپے ہیں۔ اور یہ کہتا ہے، **1 تا 1** مخاطب ہے، تو کلام کا یہ حصہ خاص طور پر ان مسیحیوں پر

تھیسالونیکیوں 14:13

بھائیو اور بہنو، ہم نہیں چاہتے کہ تم ان کے بارے میں جو موت میں سو رہے ہیں ناواقف رہو تاکہ تم اس طرح غم نہ کرو جیسے باقی انسان جو بغیر امید کے ہیں۔

سوحبانا "موت کے لیے ایک ملائم لفظ ہے۔ اور یہ ایک عظیم بیان ہے کیونکہ موت بالکل ایسی ہی ہے۔ یہ نیند کی مانند ہے۔ وہاں چیزوں کی کوئی یادداشت نہیں، کوئی سرگرمی نہیں ہو رہی۔ یہ بالکل نیند کی مانند ہے۔ درحقیقت، ہمارا لفظ قبرستان جہاں ہم اپنے مرے ہوؤں کو دفن کرتے ہیں یونانی لفظ کویمان سے آیا ہے، جس کا مطلب ہے سونے کے لیے رکھنا۔ تو، نیند موت کے لیے ایک عظیم بیان کنندہ لفظ ہے اور یہ کہتا ہے (پولس وحی کے ذریعے لکھ رہا ہے) ہم اس طرح غم نہیں کرتے جیسے دوسرے جو بغیر امید کے ہیں۔

میں تمہیں ان کے بارے میں سمجھاتا ہوں جو سو رہے ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ یسوع مسر اور دوبارہ جی اٹھا۔ اور اسی طرح ہم یقین رکھتے ہیں کہ خدا یسوع کے ساتھ انہیں لائے گا جو اس میں سو گئے ہیں۔ وہ مسیحی جو سرچپے ہیں۔ کیا ہوگا؟ ٹھیک ہے، آیت 15 میں ہم پڑھتے ہیں،

تھیسالونیکیوں 15:4-18

خداوند کے اپنے کلام کے مطابق، ہم تم سے کہتے ہیں کہ ہم جو ابھی زندہ ہیں، جو خداوند کے آنے تک باقی ہیں، یقیناً ان سے آگے نہیں جائیں گے جو سو گئے ہیں۔ کیونکہ خداوند خود آسمان سے بلند آواز کے حکم کے ساتھ، فرشتوں کے سردار کی آواز کے ساتھ، اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ نیچے آئے گا، اور مسیح میں سرے ہوئے پہلے اٹھیں گے۔ اس کے بعد، ہم جو ابھی زندہ ہیں اور باقی ہیں، ان کے ساتھ بادل میں اٹھائے جائیں گے تاکہ خداوند سے ہوا میں ملاقات کریں، اور اس طرح ہم ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔ ان الفاظ سے ایک دوسرے کی ہمت بندھاؤ۔

یہ اس واقعے کی وضاحت ہے جسے اٹھائے جاننا (رپچپر) کہا جاتا ہے جو مسیحی کلیسیا کو ختم کرتا ہے۔ ہم نے اس کے بارے میں تب بات کی جب ہم انتظامی ادوار کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ اور یہ واقعہ، دوبارہ، کلیسیا کا اٹھائے جاننا (رپچپر) کہلاتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ مجھے اس اصطلاح کی ایک لمحے کے لیے وضاحت کرنی چاہیے۔ اٹھائے جاننا (رپچپر) لاطینی فعل راپیو سے آیا ہے جو صرف اٹھا کر لے جانے کا مطلب ہے۔ اور یہی ہوگا۔ مسیح زمین کے اوپر آئے گا، وہ بلند آواز سے چلائے گا اور خدا کے نرسنگے کی آواز کے ساتھ، اور اگلا واقعہ یہ ہوگا کہ مسیح میں سرے ہوئے اٹھیں گے۔ یہ پہلا موقع ہے جب خداوند یسوع مسیح کے علاوہ کوئی مسردہ شخص اٹھتا ہے۔ اور سب سے پہلے اٹھنے والے مسیح میں سرے ہوئے ہیں، وہ جو کلیسیائی انتظامی دور کے دوران اپنی زندگی میں مسیح کو قبول کر چکے ہیں اور مر چکے ہیں، وہ اٹھیں گے۔ اور اس کے فوراً بعد، وہ مسیحی جو اس لمحے زندہ ہیں فوراً تبدیل ہو جائیں گے، اور وہ سب مل کر ہوا میں خداوند سے ملنے کے لیے اٹھائے جائیں گے۔

تو، یہ پہلا موقع ہے جب لوگ اٹھتے ہیں۔ اور کیا ہم جانتے ہیں کہ وہ لمحہ کب آ رہا ہے؟ ہم بالکل نہیں جانتے۔ لیکن، آپ جانتے ہیں، خدا ہمیں اپنے کلام میں بار بار حکم دیتا ہے اور ہمت دیتا ہے کہ ہم اس امید کے ساتھ ایک دوسرے کو تسلی دیں۔ یہ وقت کا ایک عظیم لمحہ ہوگا، اور ہم اس کی طرف دیکھتے ہیں، اور ہم اپنے سارے دل سے اس کی خواہش کرتے ہیں۔

باقی سرے ہوئے لوگ کب اٹھیں گے؟ براہ کرم مکاشفہ کی کتاب، باب 20 کی طرف رجوع کریں۔ یہ اتنا اہم ہے کہ سرے ہوئے کہاں ہیں اور مختلف گروہوں کے اٹھنے کے وقت، ترتیب، اور واقعات کے بارے میں واضح ہو۔ تو، ہم کلیسیا کے بارے میں جانتے ہیں، ہم نے دیکھا کہ مسیحیوں کے لیے یہ کیسا ہوگا، اور پھر یہاں مکاشفہ، باب 20 میں، یہ دو دیگر گروہوں کے بارے میں بات کرتا ہے۔ ہم مکاشفہ 20:4 سے پڑھنا شروع کریں گے۔

مکاشفہ 4:20-5

میں نے تخت دیکھے جن پر وہ بیٹھے تھے جنہیں فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا تھا، اور میں نے ان کی حنائیں دیکھیں جن کے سر یسوع کی گواہی اور کلام خدا کی وحی سے کاٹے گئے تھے۔ انہوں نے نہ اس حیوان کی عبادت کی تھی اور نہ اس کے بت کی، اور نہ اس کا نشان اپنی پیشانیوں یا ہاتھوں پر لیا تھا۔ وہ زندہ ہوئے اور مسیح کے ساتھ ایک ہزار سال تک بادشاہی کی۔ (باقی سرے ہوئے اس وقت تک زندہ نہ ہوئے جب تک ایک ہزار سال پورے نہ ہوئے۔) یہ پہلی قیامت ہے۔

اسے "پہلی قیامت" اس لیے کہا جاتا ہے، حالانکہ ہم نے پہلے ہی ایک وقت دیکھا ہے جب سرے ہوئے اٹھتے ہیں، کیونکہ ہم مسیحی کلیسیا کے خاتمے کے وقت کو اٹھائے جانا (رچپر) کہتے ہیں۔ یہ ایک جمع ہونا ہے۔ یہ واقعی ایک قیامت نہیں ہے کیونکہ اس جمع ہونے میں کچھ لوگ شامل ہیں جو زندہ ہیں اور صرف اپنے نئے جسموں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ وہ لمحہ جس کی ہم مکاشفہ 20 میں بات کر رہے ہیں وہ ہے جب پرانے عہد نامے کے تمام ایمان والے، وہ سب جو مسیحا کے آنے سے پہلے خدا کو جانتے تھے اور خدا پر ایمان رکھتے تھے، اٹھیں گے، اور یہ پہلی قیامت ہے۔

لیکن باقی تمام لوگوں کا کیا ہوگا جو کبھی جئے؟ وہ تمام لوگ جو، آپ جانتے ہیں، اسرائیل میں نہیں تھے، وہ پرانے عہد نامے کے ایمان والے نہیں تھے وغیرہ، وہ لاکھوں کروڑوں لوگ، وہ کب اٹھیں گے؟ ٹھیک ہے، یہ بھی مکاشفہ 20 میں ہے اور آیت 11 میں۔ تو اب تک ہمارے پاس کلیسیا کا اٹھائے جانا (رچپر) ہونا ہے، مسیح میں سرے ہوئے اٹھ چکے ہیں، اور مکاشفہ 20:4 میں ہمارے پاس پرانے عہد نامے کے ایمان والے ہیں جو اٹھتے ہیں، اور پھر آیت 11 میں ہم پڑھتے ہیں،

مکاشفہ 13-20:11

پھر میں نے ایک عظیم سفید تخت دیکھا، اور اس پر بیٹھنے والے کو۔ زمین اور آسمان اس کے حضور سے بھاگ گئے، اور ان کے لیے کوئی جگہ نہ تھی۔ اور میں نے سرے ہوؤں کو، بڑے اور چھوٹے، تخت کے سامنے کھڑے دیکھا، اور کتابیں کھولی گئیں۔ ایک اور کتاب کھولی گئی، جو کتاب حیات ہے۔ سرے ہوؤں کا فیصلہ ان کے اعمال کے مطابق کیا گیا جو کتابوں میں لکھے گئے تھے۔ سمندر نے اپنے اندر کے سرے ہوؤں کو دے دیا، اور موت اور عالم ارواح نے اپنے اندر کے سرے ہوؤں کو دے دیا، اور ہر شخص کا فیصلہ اس کے کیے ہوئے اعمال کے مطابق کیا گیا۔

یہ، میرے دوستو، دوسری قیامت اور آخری وقت ہے۔ جب یہ ختم ہوگا، ہر وہ انسان جو کبھی جیا اور مرنا اٹھایا جائے گا اور اس کا فیصلہ کیا جائے گا اور یا تو اسے ابدی زندگی دی جائے گی یا وہ ہلاک ہو جائے گا، جس کے بارے میں ہم تھوڑی دیر میں پڑھیں گے۔

میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ میں یہ کافی تیزی سے پڑھ رہا ہوں۔ آپ کو اہم نکات اور اس کی بنیادی سمجھ دے رہا ہوں۔ لیکن ہماری کتاب، "سیچی کی امید، جان کی سنگر" میں، بہت زیادہ گہرائی سے سمجھ ہے۔ روح اور سچائی کی شراکت کے پاس ایک پمفلٹ بھی ہے جو انتظامی ادوار کے بارے میں مزید وضاحت کرتا ہے، اور مکاشفہ 20 کے بارے میں بہت کچھ اور سمجھنے کے لیے ہے۔ میرا نکتہ اس وقت صرف یہ ہے کہ آپ کو ان وقتوں کی بنیادی سمجھ دی جائے جب سرے ہوئے اٹھتے ہیں اور یہ حقیقت کہ ان تینوں وقتوں میں سے کوئی بھی ابھی تک واقع نہیں ہوا۔ اور تو، سرے ہوئے ابھی کہاں ہیں؟ وہ سردہ ہیں۔

آئیے مکاشفہ 20 کی طرف واپس جائیں، اور میں آیت 14 سے وہیں سے شروع کرنا چاہتا ہوں جہاں میں نے پڑھنا چھوڑا تھا،

مکاشفہ 20:14

پھر موت اور عالم ارواح کو آگ کے تالاب میں ڈال دیا گیا۔ آگ کا تالاب دوسری موت ہے۔ جس کا نام کتاب حیات میں لکھا ہوا نہ پایا گیا، اسے آگ کے تالاب میں ڈال دیا گیا۔

یہاں ایک بہت، بہت اہم سچائی ہے جسے سمجھنا ضروری ہے، اور وہ یہ ہے کہ آگ کا تالاب دوسری موت ہے۔ ان آیات میں یہاں کوئی اشارہ نہیں ہے کہ آگ کا تالاب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جاری رہتا ہے۔ درحقیقت، اگر آپ باب 21، آیت 1 دیکھیں، جو اس کے فوراً بعد ہے، تو وہ کہتا ہے،

مکاشفہ 21:1

پھر میں نے ایک نئی آسمان اور نئی زمین دیکھی۔

یہاں کوئی اشارہ نہیں ہے کہ آگ کا تالاب ابد تک جاری رہتا ہے۔ یہی اس کا پورا نکتہ ہے کہ یہ دوسری موت ہے، اور جو کوئی اس میں ڈالا جاتا ہے وہ دوسری موت کا تجربہ کرتا ہے۔ وہ جل جلتے ہیں اور ختم ہو جاتے ہیں۔

ہم اسے کلام خدا کی سب سے مشہور آیات میں سے ایک میں بہت واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں۔

یوحنا 3:16 دیکھیں

یوحنا 3:16

کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت کی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا دیا، تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے وہ ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

دو متبادل کیا ہیں؟ کہ وہ ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ اگر خدا کا مطلب یہ ہوتا کہ لوگ اٹھائے جائیں گے اور ان کا فیصلہ کیا جائے گا اور کچھ کو ابدی زندگی کے لیے بھیجا جائے گا اور کچھ کو ابدی آگ کے لیے، تو وہ یہاں یہی کہتا ہے کہ تم ہمیشہ کے لیے نہیں جلاؤ گے، بلکہ تم ہمیشہ کی زندگی پاؤ گے۔ لیکن یہ وہ دو متبادل نہیں ہیں جو خدا نے دیے۔ اس نے کہا، "ہلاک ہونا" یا ہمیشہ کی زندگی پانا۔ یہ ایک بہت بڑے الجھن کے نقطے کو واضح کرنے کے لیے اہم ہے اور درحقیقت بہت سے مسیحیوں کے لیے خوف کا باعث ہے، افسوس کے ساتھ، ایک ہتھوڑا جوان کے سروں پر لٹکایا گیا ہے کہ، آپ جانتے ہیں، انہیں گناہ نہیں کرنا چاہیے ورنہ وہ جہنم میں ہمیشہ کے لیے جلیں گے، اور یہ کلام خدا کی گواہی بالکل نہیں ہے۔ یہ کلام خدا کی گواہی ہرگز نہیں ہے۔

ہم نے آیات پڑھی ہیں کہ مسردہ ہونے کی حالت میں کوئی شعور، کوئی جذبات، کوئی خیالات وغیرہ نہیں ہوتے۔ ہم نے کلام میں دیکھا ہے کہ مسرے ہوئے جنت میں نہیں ہیں۔ ہم نے واضح کیا ہے کہ مسرے ہوئے کب اٹھیں گے اور ان کا فیصلہ کیا جائے گا، جو تین مختلف اوقات پر ہوگا۔

اب، میں ایک خاص حکم کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں جو خدا نے مسرے ہوؤں سے رابطہ کرنے کے بارے میں دیا۔ براہ کرم استثنا، باب 18 کی طرف رجوع کریں۔ خدا ایک حکم بہت واضح طور پر لکھتا ہے، اور میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس حکم کے قواعد نہیں بدلے ہیں۔ اس کے بعد سے گزرنے والے تمام انتظامی ادوار کے باوجود، میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ کلام میں کوئی اشارہ نہیں ہے کہ یہ قواعد ہمارے لیے مختلف ہے۔

استثنا: 18-12

خدا کہتا ہے (جب تم اس ملک میں داخل ہو جو خداوند تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے، تو وہاں کی قوموں کی) جہاں اپنے بیٹے یا بیٹی کو آگ میں تیرا بنانا مسکروہ عاداتوں کی نقل نہ کرنا۔ تم میں کوئی ایسا نہ پ کرے، جو فگسیری یا حبادوگری کرے، فال کھولے، حبادوٹونے کرے یا منتر پھونکے، یا جو واسطہ یا روحوں سے بات کرنے والا ہو، یا جو مسرے ہوؤں سے رابطہ کرے۔ جو کوئی یہ کام کرتا ہے وہ خداوند کے نزدیک مسکروہ ہے۔ انہی مسکروہ عاداتوں کی وجہ سے خداوند تمہارا خدا ان قوموں کو تمہارے سامنے سے نکال دے گا۔

آپ پوچھ سکتے ہیں، "یہ اتنا اہم کیوں ہے؟" ٹھیک ہے، ہم نے اپنے مطالعے میں یہ پہلے ہی دیکھا ہے۔  
 مرے ہوئے وہاں رابطہ کرنے کے لیے نہیں ہیں۔ لیکن ایک روحانی دائرہ ہے جس کا ہم نے اس کلاس میں  
 حوالہ دیا ہے جو آپ کو دھوکہ دینے کے لیے بہت بے حسین ہے۔ شیطانی دنیا آپ کے کھوئے ہوئے پیاروں کی بہت  
 تفصیل اور درستگی کے ساتھ نقل کرنے کے لیے بہت بے حسین ہے۔ لیکن خدا سختی سے ہمیں حکم دیتا ہے کہ  
 ہم مرے ہوؤں سے رابطہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اس بارے میں کچھ اہم سوچ بچار کرنے کی ضرورت ہے۔  
 آپ جانتے ہیں، اگر ہم مرے ہوؤں سے رابطہ کر سکتے، اگر ان کے پاس ہمیں کچھ دینے کے لیے ہوتا، تو کیا خدا  
 یہ نہ چاہتا؟ ہم کلام میں ہر جگہ دیکھتے ہیں کہ خدا ہمارے لیے بہترین چاہتا ہے۔ کیا وہ یہ بھی نہ  
 چاہتا؟ یقیناً وہ چاہتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ سچائی یہ ہے کہ مرے ہوئے مردہ ہیں۔ وہ وہاں نہیں  
 ہیں۔ وہ آپ کی مدد نہیں کر سکتے۔ اس سوچ کی لکیر کے ساتھ ایک اور اہم نکتہ یہ ہے کہ اگر خدا ہمیں  
 مرے ہوؤں سے رابطہ نہ کرنے کا حکم دیتا ہے، تو وہ کبھی بھی، کبھی بھی آپ سے بات کرنے کے لیے کوئی رشتہ  
 دار نہیں بھیجے گا۔ تو، آپ کو اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنا ہوگا، "ٹھیک ہے، اگر مجھے لگتا ہے کہ میں نے کسی کو  
 دیکھا جو پہلے ہی مر چکا ہے، تو اصل میں کیا ہو رہا ہے؟ مجھے کیا پیش کیا جا رہا ہے؟" اور یہ شیطانی دنیا  
 کے بارے میں ایک مکمل موضوع ہے جسے ہم اس مضمون پر ایک بہت زیادہ تفصیلی اور گہرائی والی کلاس کے  
 لیے محفوظ رکھیں گے۔ فی الحال، یہ کہنا کافی ہے کہ خدا ہمیں مرے ہوؤں سے رابطہ نہ کرنے کا حکم دیتا ہے  
 کیونکہ وہ وہاں بالکل نہیں ہیں۔

اور آپ سوچ رہے ہوں گے، "چلو، آپ جانتے ہیں، تھوڑا سا بے ضرر کھیل، کچھ دوستوں کے ساتھ ایک  
 سانس، یا ویجبا بورڈ (جسے کی جن کو بولانے کا ایک کھترناک عمل) کے ساتھ کھیلنا، آخسر کار، یہ ایک  
 کھیل کی طرح لگتا ہے۔" ٹھیک ہے، ہم نے پیدائش 3 میں دیکھا کہ شیطان کا عظیم مقصد دھوکہ دینا،  
 توجہ ہٹانا، اور بالآخر آپ کو خدا کی چیزوں سے دور کر دینا ہے۔ اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر  
 آپ مرے ہوؤں سے رابطہ کرنے کی مشق میں قدم رکھتے ہیں، تو شیطان آپ کو پکڑ لے گا، اور آپ کو پتہ  
 چلنے سے پہلے، وہ آپ کی زندگی کو اس جگہ لے جائے گا جہاں آپ خدا سے الگ ہیں اور باہر نکلنے کے لیے  
 ایک مشکل جگہ پر ہیں۔ تو، میرے دوستو، براہ کرم سمجھیں کہ مرے ہوئے مردہ ہیں، اور وہاں کچھ بھی اچھا نہیں  
 ہوتا، وہاں بالکل کچھ بھی نہیں ہوتا۔ لیکن ایک دن آئے گا جب مرے ہوئے اٹھیں گے اور ہم ان کے ساتھ دوبارہ

شراکت حاصل کریں گے اور وہ پھر خدا اور ہمارے خداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح کے ساتھ اس شراکت سے لطف اندوز ہو سکیں گے۔

ٹھیک ہے، آپ جانتے ہیں، آپ اپنے آپ سے پوچھ رہے ہوں گے، "خدا یا، میں نے کچھ آیات دیکھی ہیں، خاص طور پر نئے عہد نامے کے خطوط میں، جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ جب ہم مرتے ہیں تو ہم فوراً جنت میں چلے جاتے ہیں، یا یہ کہ مرے ہوئے زندہ ہیں۔" میں ان مشکل حصوں میں سے ایک کا جواب دوں گا۔ براہ کرم اپنی بائبل میں 2 کرنتھیوں، باب 5 کی طرف رجوع کریں، صرف ایک مثال کے طور پر کہ ہم نے کلام خدا کو صحیح طریقے سے سنبھالنے کے بارے میں جو کلیدی سکھائی ہیں ان کا اطلاق کیسے ہوتا ہے۔

میں اس کلام کے حصے کو کافی تیزی سے دیکھوں گا، لیکن میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ کتاب "کیا موت کے بعد زندگی ہے؟" جو روح اور سچائی کی شراکت نے شائع کی ہے، اس میں اس موضوع پر تمام مشکل آیات کی تفصیلی وضاحت موجود ہے۔ اور ہم اس کلام کے حصے کو جلدی سے پڑھیں گے۔ مشکل آیت 8 ہے، جہاں پولس وحی کے ذریعے لکھتا ہے،

کرنتھیوں 2:5:8

ہم کہتے ہیں کہ ہمیں یقین ہے، اور ہم چاہتے ہیں کہ جسم سے دور ہوں اور خداوند کے ساتھ گھر میں ہوں۔

جب لوگ یہ پڑھتے ہیں، خاص طور پر اگر آپ کا یہ مبہم خیال یا مفروضہ ہے کہ جب آپ مرتے ہیں تو فوراً جنت میں چلے جاتے ہیں، تو لگتا ہے کہ پولس کہہ رہا ہے، "ٹھیک ہے، میں یہ زیادہ پسند کروں گا۔ میں اس جسم سے دور ہونا چاہتا ہوں جو میرے پاس اب ہے اور خداوند کے ساتھ گھر میں ہونا چاہتا ہوں۔" اور ایک بڑی منطقی چھلانگ لگائی جاتی ہے کہ وہ وقت کے بارے میں بات کر رہا ہے۔

ہم نے آپ کو سکھایا کہ کلام خدا کو صحیح طریقے سے سنبھالنے کا ایک عظیم اصول سیاق و سباق کو دیکھنا ہے۔ تو یہی ہم کریں گے۔ آیت 1 سے شروع کرتے ہوئے، پولس کہتا ہے،

کرنٹیوں 1:5-22

کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر ہمارا زمینی جسم جس میں ہم رہتے ہیں تباہ ہو جائے، تو ہمارے پاس خدا کی طرف سے ایک عمارت ہے، ایک ابدی گھر جو آسمانوں میں ہے، جو انسانی ہاتھوں سے نہیں بنا۔ اس دوران ہم آہیں بھرتے ہیں، خواہش کرتے ہیں کہ ہم اپنی آسمانی رہائش سے ملبوس ہوں۔

پولس یہاں کس بارے میں بات کر رہا ہے؟ وہ وقت کے بارے میں نہیں بلکہ اس لباس یا جسم کی کیفیت کے بارے میں بات کر رہا ہے جو ہمارے پاس اب ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ اب ہمارے پاس ایک زمینی جسم ہے، لیکن ایک وقت آئے گا جب ہم آسمانی جسم، آسمانی لباس سے ملبوس ہوں گے۔ اور پھر آیت 4 میں، وہ کہتا ہے،

کرنٹیوں 4:5

کیونکہ جب ہم اس خیمے (اس زمینی لباس) میں ہیں، ہم آہیں بھرتے ہیں اور بوجھل ہیں کیونکہ ہم ننگے ہونا نہیں چاہتے بلکہ اپنی آسمانی رہائش سے ملبوس ہونا چاہتے ہیں، تاکہ جو فانی ہے وہ زندگی سے نکل لیا جائے۔

ہم ننگے، یعنی سرورہ، ہونا نہیں چاہتے بلکہ اپنی آسمانی رہائش، یعنی نئے جسم میں نئی زندگی کے ساتھ ملبوس ہونا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہاں جس چیز کے بارے میں بات کر رہا ہے وہ کیفیت ہے، خصوصیات میں فرق۔ لیکن، آپ جانتے ہیں، یہاں کوئی اشارہ نہیں ہے کہ وہ وقت کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ اور یہی سمجھنا اہم ہے۔

تو، یہ مشکل حصہ۔ ہاں، ہم اس دن اور وقت کی طرف دیکھتے ہیں جب ہمارا ایک کامل جسم ہوگا: ایک نیا، قیامت یافتہ، تبدیل شدہ جسم۔ جب ہم زمین پر رہ رہے ہوں گے اور ہمارے پاس خدا اور خداوند یسوع مسیح کے ساتھ مکمل شراکت ہوگی، لیکن اب ہم آہیں بھرتے ہیں۔ ابھی یہ مشکل ہے۔ شیطان کا اختیار ہے۔

موت، بیماری اور مرض موجود ہیں۔ یقیناً ہیں۔ لیکن ہم اس وقت کی طرف دیکھتے ہیں جب یہ صورتحال نہیں ہوگی۔ آیت 8 میں کچھ بھی نہیں کہتا کہ یہ فوراً ہوگا۔  
میں اس سیشن کو آیت 5 پڑھ کر ختم کرنا چاہتا ہوں۔

کر نھیوں 2 5:5

اب وہ جو ہمیں اسی مقصد کے لیے تیار کرتا ہے وہ خدا ہے، جس نے ہمیں روح کو بطور ضمانت دیا ہے، جو آنے والی چیزوں کی ضمانت ہے۔

اور، میرے دوستو، یہی ہماری ضمانت ہے۔